اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

غلام احمد قادیانی

THE ALFAZL

QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۲۱ | مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء | یوم جمعہ | مطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ | جلد ۱۳

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دن رات اہم امور سلسلہ میں مصروف رہنے کے بعد ۶ ستمبر کی صبح کو بذریعہ موٹر ڈلہوزی کے لئے روانہ ہو گئے۔ حضور نے چلتے چلتے حکیم محمد عمر صاحب کے مکان کی بنیاد رکھی اور مجمع کے ساتھ دعا فرمائی۔ ڈلہوزی سے اطلاع پہنچ گئی ہے کہ حضور بخیریت پہنچ گئے ہیں۔

مفتی محمد صادق صاحب کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن ہنوز تکلیف باقی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

حافظ روشن علی صاحب کشمیر سے واپس تشریف لے آئے ہیں ؛

شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے ؛

مرحومہ بنت پیر افتخار احمد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ حضرت خلیفہ ثانی نے جنازہ پڑھا۔ اور مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں۔ مرحومہ خاوند کے عیسائی ہو جانے پر باوجود سخت تکالیف کے پختگی کے ساتھ اسلام پر قائم رہیں۔ خدا تعالیٰ مغفرت کرے ؛

لدھیانہ میں تبلیغ احمدیت

شیخ محمد شفیع صاحب لودھیانہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔

وفد تبلیغ نمبر ۱ جالندھر سے ۴ ستمبر ۱۹۲۶ء کو لدھیانہ پہنچا۔ اسی رات مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے میجک لینٹرن کے ذریعہ پبلک لیکچر دیا۔ جو اپنی قسم کا لدھیانہ میں پہلا لیکچر تھا۔ نیر صاحب کا انداز بیان قلوب پر گہرا اثر کرنے والا جاذب توجہ اور دلربا تھا۔ آپ نے باشندگان لدھیانہ کی توجہ ان اہم اور عظیم الشان خدمات کی طرف منعطف کرائی۔ جو احمدی جماعت اسلام کی کر رہی ہے۔ مولوی غلام احمد صاحب کی علالت طبع کے باعث دوسرے دن (۵ ستمبر) بھی نیر صاحب نے ہی پبلک کو مخاطب کیا۔ اور "زندہ مذہب" کے عنوان پر مجمع عام میں کامیاب لیکچر دیا۔ اور اسی رات میجک لینٹرن کے ذریعہ عورتوں میں تقریر فرمائی۔ خدا کا شکر ہے کہ جلسہ خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

بعض متعصب ملانوں نے از راہ دنائت اسبات میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ کہ جلسہ نہ ہو۔ اور اگر ہو۔ تو درہم برہم ہو جائے۔ مگر ہم مسٹر ڈی سکاٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور شیخ محمد فاضل صاحب سب انسپکٹر کے رہین منت ہیں کہ انکی بروقت توجہ سے تمام اس قسم کے شورہ پشت اشخاص

اخبار احمدیہ

دعوت و تبلیغ کی ہفتہ وار رپورٹ

ہفتہ ۱۲ لغایت ۱۸ اگست ۲۶ء بیرونجات سے اطلاعیں

اشتہاروں ۔ خطوط کے ذریعہ اور زبانی پوری سرگرمی کے ساتھ تبلیغ جاری ہے ۔ بعض یورپین افراد کو بھی تبلیغ کی گئی ۔

دیگر جماعتوں میں بھی بہ نسبت سابق اب زیادہ بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں ۔ اور وہ اپنے علاقوں میں تبلیغ کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں ۔

بعض آنریری مبلغین بھی کام کر رہے ہیں ملکہ غیروں سے سماٹرا کے متعلق مولوی رحمت علی صاحب لکھتے ہیں ۔ کہ ایک بہت بڑا رئیس احمدیت کی طرف مائل ہے ۔ وہ غیر احمدی علماء کو قادیان تحقیق حق کے واسطے بھیجنے کے لئے کہتے ہیں ۔ انہیں ہر قسم کا خرچ بھی دینے کے لئے تیار ہیں ۔ مگر وہ آمادہ نہیں ہوتے ۔

چنیوٹ ضلع جھنگ میں تبلیغ احمدیت

اس علاقہ میں حافظ جمال احمد صاحب نے سات تقریریں کیں جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہیں ۔ اور جن سے احمدیت کا چرچا ہو گیا ۔ بعض لیکچر منڈی کی مسجد میں ہوئے ۔ جہاں لوگوں کی کافی تعداد جمع ہو جاتی رہی ۔ مولا بخش از جھنگ

گورداسپور میں لیکچر

۲۲ اگست ۔ ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے نے ایک کامیاب پبلک لیکچر دیا ۔ جس میں گورو گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی سے ثابت کیا ۔ کہ سکھوں کے اصلی لیڈر اور گورو کا مذہب اسلام تھا ۔ لیکن ہندو خیالات سے متاثر ہو کر گورو تیغ بہادر جی اور گورو گوبند جی نے سکھوں کو ایسے مذہب پر لگا دیا ۔ جس نے گورو نانک جی کے گرنتھ صاحب سے انہیں کوسوں دور پھینک دیا ۔ عبد الرشید از نور پور

احمدی ٹھیکیدار متوجہ ہوں

ایک ڈویژنل انجینئر نے خواہش ظاہر کی ہے ۔ جن کے ماتحت چند بڑے بڑے کام تعمیر کے ہیں کہ ایسے احمدی ٹھیکیدار جو اچھے ہوشیار کام کرنے والے ہوں ۔ اور روپے والے بھی ہوں ۔ یہاں آ کر کام کریں ۔ لہذا ایسے احمدی ٹھیکیدار فوراً اپنی اپنی درخواست مع تصدیق چال چلن و صفائی معاملہ کے متعلق امیر جماعت یا سکرٹری امور عامہ مقامی کی تصدیق کے ساتھ بھجوا دیں ۔ وہ درخواستیں امور عامہ سے منزل مقصود پر بھیجدی جائینگی ۔ والسلام ۔ محمد صادق ۔ ناظر امور عامہ

(۲) میں نے نکاح مسماۃ عائشہ بی بی بنت حاجی خدا بخش صاحب مرحوم سکنہ چنیوٹ ضلع جھنگ ۔ سے بعوض مہر پانصد روپے جناب حافظ جمال احمد صاحب نے پڑھا ۔ محمد یعقوب ولد حاجی اللہ جوایا ۔ چنیوٹ

(۳) ۹ اگست سنہ ۲۶ء کی شام چودہری فقیر محمد صاحب کورٹ انسپکٹر کیمبل پور نے میاں عزیز محمد پسر میاں جان محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس حضرو کا نکاح نظیر فاطمہ بنت محمد سلیمان دکاندار حسن ابدال کے ساتھ دو سو روپیہ مہر پر پڑھا ۔ کمترین محبوب عالم کیمبل پور

(۴) ۳۰ اگست سنہ ۱۹۲۶ء ۔ خواجہ محمد حسین صاحب احمدی پٹواری شہر سکنہ امرتسر کا نکاح مریم جان صاحبہ بنت غلام محمد صاحب کشمیری کے ساتھ تین سو روپے مہر پر چودہری غلام محمد صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ امرتسر نے مسجد احمدیہ امرتسر میں پڑھا ۔ خاکسار غلام نبی مسگر امرتسر

دعائے مغفرت

منشی نبی بخش صاحب احمدی چک نمبر ۲۴۱ لائل پور بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں ۔ احباب مرحوم کے واسطے دعائے مغفرت کریں ۔ خاکسار محمد علی چک نمبر ۲۴۳

(۲) میرا بھائی محمد یعقوب جس کی عمر ۳۰ سال تھی بقضائے الٰہی چند دن بیمار رہ کر فوت ہو گیا ہے ۔ نیک اور صالح تھا ۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں ۔ محمد یٰسین احمدی ۔ بھیرہ

(۳) میرے والد صاحب حکیم محمد بخش چند یوم بیمار رہ کر فوت ہو گئے ہیں ۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں ۔ اخیر عمر میں اللہ تعالیٰ نے انکو توفیق بیعت بھی عنایت کی تھی ۔ چنانچہ اخبار میں آپکا نام مبایعین میں شائع ہو چکا ہے ۔

حکیم غلام غوث داماد فخ ۔ امرتسر

جالندھر میں تبلیغ احمدیت

جالندھر شہر پنجاب اور ملحقہ ۲ ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء کو شام کو منڈی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نے مولوی عبد الرحیم صاحب نیر نے دو گھنٹہ مضمون اعلان کردہ افریقہ و امریکہ اور بلاد یورپ میں تبلیغ اسلام کی ضرورت اور اہمیت پر تقریر فرمائی جس میں جماعت احمدیہ کی ان مساعی جمیلہ کا بھی بالتفصیل ذکر فرمایا ۔ جن سے لوگ حلقہ بگوش اسلام کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں ۔ نیر صاحب کی تقریر نہایت موثر تھی ۔ اور کامل دلچسپی سے سنی گئی ۔ بعد ازاں ۳ ستمبر کی شام کو غلام احمد صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دو گھنٹہ تقریر فرمائی ۔ اور قرآن و حدیث کی رو سے آپکے دعویٰ کی صداقت ثابت کی ۔ یہ تقریر بھی غور و توجہ سے سنی گئی ۔ اسی شام ۸ بجے سے ۱۰ بجے شب تک نیر صاحب نے بذریعہ میجک لینٹرن سلسلہ کی چھ سالہ تبلیغی مساعی افریقہ اور بلاد ۔ ۔ ۔

نظم

جذبات گوہر

(از جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر)

ہو محو یاد ایسا یارب غلام تیرا
ہر موئے تن سے میرے جاری ہو نام تیرا

پیدا کیا ہے تو نے بخشیگا تو ہی یارب
وہ بھی تھا کام تیرا یہ بھی ہے کام تیرا

یہ تیری بزم ساقی بزم خدا نما ہے
قائم مقام کوثر کیوں ہو نہ جام تیرا

خود تیری استقامت ہوگی بڑی کرامت
لائیگا رنگ اے دل سودائے خام تیرا

اللہ نے بنایا محمود خلق تجھکو
دنیا ایاز تیری عالم غلام تیرا

اس آنکھ پر فدا ہے خود رفتہ طور ہائے
جو دیکھتی ہے جلوہ ہر صبح و شام تیرا

اس منہ پہ جان قرباں اس لب پہ دل ہو صدقے
جس نے ہمیں سنایا پیارے پیام تیرا

اے رحم و فضل والے رحمت میں تو چھپا لے
رسوا کہیں نہ کر دے دربار عام تیرا

واجب ہے تجھپہ اے دل سجدہ وہیں ادا کر
بنتا ہے آب و گل سے ہر دم قوام تیرا

اے احمدی جماعت تجھپر ہو فضل و رحمت
سر پر رہے سلامت محمود امام تیرا

میری ہے یہ تمنا لبیک کہکے دوڑوں
آئے نظر جو یارب بیت الحرام تیرا

غار حرا ہے بہتر سینا کی چوٹیوں سے
اترا ہے اسمیں قرآں ختم الکلام تیرا

گوہر نہ چھوڑنا تو دلبر کا آستانہ
آخر قبول ہوگا اک دن سلام تیرا

اعلان نکاح

میرے لڑکے مسمی محمد شفیع صاحب کا نکاح مسماۃ خدیجہ بی بی بنت میاں عبد الرحمن صاحب سکنہ چنیوٹ ضلع جھنگ کے پانچ صد روپیہ پر حافظ جمال احمد صاحب نے پڑھا ۔ الٰہی بخش سکنہ چنیوٹ ضلع جھنگ

درخواست دعا

میرے مکرم عزیز بھائی ملک محمد اسمٰعیل صاحب اپنا آخری امتحان پاس کر کے لنڈن سے ۲۸ ستمبر کو روانہ ہو کر انشاء اللہ ۲۵ یا ۲۶ ستمبر تک ہندوستان پہنچ جائینگے ۔ احباب ان کے بخیر و عافیت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں ۔

جنت بیگم ہمشیرہ ملک محمد اسمٰعیل ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

یوم جمعہ - قادیان دار الامان - ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء

یسوع مسیح اور اُن کی تین نانیاں

حضرت عیسیٰؑ کی توہین کا فیصلہ

اسلامی تعلیم کے رُو سے اگرچہ ہم کسی قوم کے مسلم بزرگ کو گالی نہیں دیتے۔ لیکن اس قوم کی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں دریدہ دہنی اور دشنام دہی روکنے کے لئے اس کے مُسلّمات سے ہی الزامی جواب دینے کا ہمیں حق ہے۔ بے شک ایک سچا مسلم کسی مذہب کے پیشوا کو بُرے نام سے یاد کرنا پسند نہیں کریگا۔ لیکن وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور ہتک کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اندریں حالات قرآن پاک کا عام قانون جزاء سیئة سیئة مثلها ہی اس کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ اور وہ اس قوم کو اس کی حرکت شنیعہ پر کما حقہ آگاہ کرنے کے لئے مجبور ہوگا۔ کہ اس کے بزرگوں کے بارہ میں ان کے اپنے مسلمات اس کے سامنے پیش کرے۔ اور کوئی قانون۔ انصاف اور تہذیب اس کو ناجائز اور ناروا نہیں کہہ سکتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جن بزرگان سلف کو بھی یہود و نصاریٰ یا ہنود کے خلاف تہذیب اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ذاتی حملوں کا جواب دینا پڑا ہے ان کی تحریروں میں یہ مسلک نمایاں نظر آتا ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں تو یہ طریق افحام خصم کے لئے تیر بہدف علاج ثابت ہوا ہے۔ اسی بناء پر اور عین تعلیم اسلام کے موافق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخالفین کی سب و شتم کے مقابلہ میں اس ذریعہ کو اختیار فرمایا۔ نصاریٰ نے لمبے عرصہ تک معصوم اور سید الکونین پر جارحانہ حملے کئے۔ اور اس اقدس ترین ہستی (فداہ العالمون جمیعاً) کو نعوذ باللہ "زانی"۔ "شہوت پرست"۔ "مکار" اور "دجال" قرار دیا۔ یہ گالیاں کب تک سُنی جا سکتی تھیں۔ آخر محمد عربی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا محب صادق اور عاشق کامل اُٹھا۔ اور اس نے کہا۔ تم اس برتر ذات پہ حملے مت کرو۔ ہاں اگر اپنے تیروں کو آزمانا ہے۔ تو اس کے لئے میرا سینہ حاضر ہے ہمیں گالیاں دو۔ لیکن احمد مدنی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بُرا مت کہو۔ ہائے افسوس عیسائی گروہ اس ہمدردانہ مشورہ اور خیر خواہانہ نصیحت کا شنوا نہ ہوا۔ اور ان کی سوقیانہ روش میں بجائے کمی ہونے کے اضافہ ہی ہوتا گیا۔ آخر کار خدا کے برگزیدہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو "آخری ہتھیار" یعنے الزامی جواب کے طریق کو اختیار کرنا پڑا۔ آپ نے از روئے بائبل یسوع مسیح۔ نصاریٰ کے موہومی خدا کی شخصیت کو برہنہ کر دیا۔ اور بتلا دیا۔ کہ عیسائی شیش محل میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر برسا رہے ہیں۔ اب تو عیسائیوں کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ اور ان کو چھٹی کا دودھ یاد آ گیا۔ انہوں نے بدحواس ہو کر حضرت مرزا صاحب کو بے نقط سنانی شروع کیں۔ اور آپ کی عزت اور جان پر حملے کئے۔ مگر آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کے خیال سے ان باتوں کو کب خاطر میں لاتے تھے۔ آپ کے نزدیک آپ کی عزت کا یہ بہترین مصرف تھا۔ آپ خوش تھے کہ میرے آقا کی ذات پر حملوں میں کمی واقع ہوئی۔ عیسائی پادریوں نے اس طریق سے عہدہ برآ نہ ہوتے ہوئے ایک اور چال چلی اور لوگوں کے سامنے اپنی "مظلومیت" کو پیش کیا۔ اور کہا دیکھو۔ ہمارے "خداوند" کو گالیاں دیتے ہیں۔ جس سے متاثر ہو کر بعض ناواقف ان کے ہمنوا بن گئے۔ ادہر علماء زمانہ حضرت مرزا صاحب کی پیہم ضربوں کے مقابلہ سے عاجز آ چکے تھے۔ اور ان سے کچھ بن نہ آتی تھی۔ انہوں نے بھی عیسائیوں کی کاسہ لیسی کو غنیمت تصوّر کیا۔ اور عوام الناس کو حضور کے برخلاف برانگیختہ کرنے کے لئے اسی بودے اور نکمے اوزار سے کام لینا شروع کیا۔ لوگ یہ سُنکر کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰؑ کو گالیاں دی ہیں۔ آگ بگولا ہو جاتے۔ اور علماء کا اُلّو سیدھا ہو جاتا۔ چنانچہ آج تک ان گمراہ کنندگان قوم کا یہی شیوہ چلا آتا ہے۔ حضور کی بعض تحریریں جو مندرجہ بالا عندیہ کو مدّ نظر رکھ کر لکھی گئی تھیں۔ اور جن سے مقصد صرف الزام خصم تھا۔ آج محض مغالطہ دہی کے لئے حضور کے اپنے عقائد کے طور پر پیش کی جاتی ہیں۔ جنمیں سب سے زیادہ قابل اعتراض یہ عبارت بتائی جاتی ہے:-

"آپ (یسوع مسیح) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں[1] اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی"۔

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷)

اس عبارت کا طرز تحریر ہی بتا رہا ہے کہ یہ عیسائیوں کے مسلمات سے یسوع مسیح کی حیثیت دکھلائی گئی ہے۔ لیکن اس سے بڑھکر یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی کتاب میں نہایت صراحت کے ساتھ فرما دیا ہے:-

"یاد رہے۔ کہ یہ ہماری رائے اس یسوع کی نسبت ہے۔ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور پہلے نبیوں کو چور اور بٹمار کہا۔ اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بجز اسکے کچھ نہیں کہا۔ کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئینگے ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں"۔ (انجام آتھم صفحہ ۱۳)

پھر متنازعہ فیہ بیان کے بعد تحریر فرماتے ہیں:-

"بالآخر ہم لکھتے ہیں۔ کہ ہمیں پادریوں کے یسوع مسیح اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا۔ کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو زانی لکھا ہے۔ اور اسکے علاوہ اور بھی بہت گالیاں دی ہیں۔ پس اسی طرح اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مُردہ پرست ہے۔ ہمیں اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے کہ ہم بھی ان کے یسُوع کے کسی قدر حالات لکھیں۔ اور مسلمانوں کو واضح رہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی۔ کہ وہ کون تھا۔ اور پادری اس بات کے قائل ہیں۔ کہ یسُوع وہ شخص تھا۔ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا۔ اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا۔ اور آنیوالے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا۔ اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئینگے"۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸)

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:-

"هٰذَا مَا كَتَبْنَا مِنَ الْأَنَاجِيلِ عَلٰى سَبِيلِ الْإِلْزَامِ وَإِنَّا نُكْرِمُ الْمَسِيحَ وَنَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ تَقِيًّا وَّمِنَ الْأَنْبِيَاءِ الْكِرَامِ"

(ترجمہ) یہ سب ہم نے اناجیل سے بطور الزام خصم کے لکھا ہے۔ اور ہم مسیح کی عزت کرتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ وہ متقی اور برگزیدہ انبیاء میں سے تھا"۔

(ترغیب المومنین صفحہ ۱۹ حاشیہ)

ان ہر سہ عبارات سے عیاں ہے۔ کہ جو کچھ کہا گیا۔ وہ نصاریٰ کے موہومی یسوع کو کہا گیا ہے۔ اور وہ بھی عیسائیوں کے مسلمات کے رُو سے۔ ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں:-

[1] چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے اس لئے اس جگہ دادی مطلق "بڑھیا عورت" کے معنوں میں ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

"ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں۔ اور ان کی نبوت پر ایمان لائیں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ دھوکا کھانے والا اور جھوٹا ہے۔" (ایام الصلح ٹائٹل پیج صفحہ ۲)

"ہم لوگ جس حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور نیک اور راستباز مانتے ہیں۔ تو پھر کیوں کر ہماری قلم سے ان کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں" (کتاب البریہ صفحہ ۹۳)

"موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اسکی عزت کرتا ہوں۔ جس کا ہمنام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے۔ وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا" (کشتی نوح صفحہ ۱۶)

"میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ کوئی انسان حسین رضی جیسے یا حضرت عیسیٰ جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور وعید من عادیٰ ولیاً لی دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے" (اعجاز احمدی صفحہ ۳۸)

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کی توہین نہیں کی۔ اور کر بھی کیونکر سکتے تھے۔ جبکہ ان کے مثیل ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔ ہاں نصاریٰ کے مفروضہ یسوع کے حالات از روئے بائبل بیان کئے ہیں۔ تاکہ وہ سرور کائنات پر سب و شتم سے باز آئیں۔ کہلانے والے علماء اس جگہ تنگ آ کر کہدیا کرتے ہیں کہ اچھا صاحب دکھلاؤ کہاں سے ثابت ہے کہ یسوع مسیح کی تین نانیاں زناکار تھیں۔ اور ممکن ہے۔ کبھی عیسائیوں کی طرف سے بھی یہ مطالبہ ہو۔ اس لئے ذیل میں اس کا ثبوت درج کرتا ہوں :۔

یسوع مسیح کے نسب نامہ میں تین عورتوں کا ذکر بالخصوص ہے جن کی نسل میں سے آپ ہوئے ہیں (۱) تمر (۲) راحاب (۳) بنت سبع اوریا کی بیوی۔ ان تینوں کے متعلق بائبل کے بیانات حسب ذیل ہیں :۔

(۱) "تمر سے یہ کہا گیا۔ کہ تیرا سسر اپنی بھیڑوں کی پشم کترنے کے لئے تمنت کو جاتا ہے۔ تب اس نے اپنی بیوگی کے کپڑوں کو اتار پھینکا۔ اور برقع اوڑھا اور اپنے کو لپیٹا اور عینیم کے مدخل میں جو تمنت کے راستے پر ہے۔ جا بیٹھی۔ کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ سیلہ بڑا ہوا اور مجھے اس کی جورو نہیں کر دیا ہے۔ یہودا نے اسے دیکھ کر سمجھا۔ کہ کوئی کسبی ہے۔ کیونکہ وہ اپنا منہ چھپائی بیٹھی تھی۔ اور وہ راہ سے اس کی طرف کو پھرا۔ اور اسے کہا چلئے۔ اور مجھے اپنے ساتھ خلوت کرنے دیجئے کہ اس نے نہ جانا کہ یہ میری بہو ہے۔ وہ بولی کہ تو جو میرے ساتھ خلوت کریگا۔ مجھے کیا دیگا۔ وہ بولا میں گلے میں سے بکری کا ایک بچہ بھیجوں گا۔ اس نے کہا تو مجھے جب تک اسے بھیجے۔ کچھ گرو دیگا۔ وہ بولا کہ میں کیا گرو تجھے دوں؟ وہ بولی اپنی چھاپ اپنا بازو بند اور اپنی لاٹھی جو تیرے ہاتھ میں ہے۔ اس نے دیا۔ اور اس (تامر) کے ساتھ خلوت کی۔ اور وہ اس سے حاملہ ہوئی" (پیدائش باب ۳۸۔ آیت ۱۳ تا ۱۸)

(۲) "تب نون کے بیٹے یشوع نے سطیم سے دو مرد بھیجے کہ چھپ کے جاسوسی کریں۔ اور انہیں کہا کہ جاؤ اس زمین کو اور یریحو کو دیکھو۔ چنانچہ وہ گئے۔ اور ایک فاحشہ کے گھر میں جس کا نام راحاب تھا آئے۔ اور وہیں ٹکے" (یشوع کی کتاب ۲/۱)

(۳) "ایک دن شام کو ایسا ہوا۔ کہ داؤد اپنے بچھونے پر سے اٹھا۔ اور بادشاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور وہاں سے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو نہا رہی تھی اور وہ عورت نہایت خوبصورت تھی۔ تب داؤد نے اس عورت کا حال دریافت کرنے کو آدمی بھیجے۔ انہوں نے کہا۔ کیا وہ الیعام کی بیٹی بنت سبع حتی اوریا کی جورو نہیں؟ اور داؤد نے لوگ بھیج کے اس عورت کو بلا لیا۔ چنانچہ وہ اس پاس آئی۔ اور وہ اس سے ہمبستر ہوا۔ کیونکہ وہ اپنی ناپاکی سے پاک ہوئی تھی اور اپنے گھر کو چلی گئی۔ اور وہ عورت حاملہ ہو گئی" (۲ سموئیل ۱۱/۲-۵)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ یسوع کی دادیوں نانیوں کے بارہ میں تحریر فرمایا ہے۔ وہ عیسائیوں کے مسلمات اور ان کی الہامی کتاب کے مطابق لکھا ہے اس میں ذرا بھی فرق نہیں۔ لہذا اس کو توہین حضرت عیسیٰ قرار دیکر شور مچانا بے جا حرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو سمجھ دے۔ تا وہ اپنی کم سمجھی اور کوتہ اندیشی کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنے کی بنا ایسے امور پر نہ رکھیں جو اسلام کی حفاظت کی خاطر دشمنان اسلام کے حملوں کا جواب دینے کے لئے اختیار کئے گئے ؛

خاکسار۔ اللہ دتا جالندھری (مولوی فاضل) قادیان

احمدیت اور انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ

لکھنؤ کا اخبار "مسیح" اپنے ۲۳ اگست کے پرچہ میں لکھتا ہے :۔

"سینٹ پال کے گرجا (لنڈن) کے مشہور و معروف ڈین انگ نے جو کلیسا کے دائرہ سے باہر علمی و فلسفی حلقوں میں بھی شہرت رکھتے ہیں۔ چند ہفتے ہوئے۔ سینٹ این کے گرجا میں "مسیحیت اور ارض مشرق" پر ایک دلچسپ لیکچر دیا تھا۔ جس میں اپنے تمدن کی خامیوں اور ناکامیوں کو پوری طرح تسلیم کیا تھا۔ اس لیکچر میں ایک جگہ مسلمانوں کے عقائد بیان کرتے کرتے فرمایا کہ :۔

"وہ مسیح کے مصلوب ہونے کے قائل نہیں بلکہ ان کے ہاں تو یہاں تک لکھا ہوا ہے۔ کہ مسیح نے فلسطین ترک کر کے کشمیر تک کا سفر اختیار کیا۔ اور وہیں انتقال فرمایا۔ اور کشمیر کے شمال میں حضرت عیسیٰ نبی کا مزار موجود ہے"

چونکہ یہ عقائد جماعت احمدیہ کے ہیں۔ اس لئے "مسیح" نے اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ :۔

"اگر ہمارے گروہ اہلسنت کے پیشوا اور ہمارے سواد اعظم کے علماء اب بھی بیدار نہ ہوئے۔ اور اسی طرح جزئیات کی بناء پر ایکدوسرے کو کافر و ملعون بنانے میں لگے رہے۔ تو احمدیت انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ میں ضرور پھیل کر رہے گی"

اسکے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے :۔

"کاش! ہماری بڑی بڑی انجمنوں مجلسوں اور جمعیتوں کے پیشوا اور علم و مشیخت کی پرانی گدیوں کے نئے وارث اب بھی اس مختصر و محدود گروہ کے جوش عمل و ذوق سعی سے سبق حاصل کریں"

اس کے متعلق ہم صرف اتنا ہی کہنا چاہتے ہیں کہ چونکہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ اور بانی احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کے اصل چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اس لئے احمدیت نہ صرف انگریزی خوان طبقہ میں پھیل کر رہے گی بلکہ دنیا کے معقول پسند طبقہ میں پھیلیگی۔ اور پھیل رہی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں "سواد اعظم کے علماء" وغیرہ کیا کر سکتے ہیں۔ جو خود ہی اسلام کی اصل تعلیم سے تہیدست ہو چکے ہیں۔ اور انہیں جماعت احمدیہ کے "مختصر و محدود گروہ" کا سا "جوش عمل" اور "ذوق سعی" کہاں سے پیدا ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت سے محروم ہیں ؛

"مسیح" کو اتنا تو سوچنا چاہیئے کہ کیا ایسا انسان جس نے ایک مختصر اور محدود گروہ میں اشاعت اسلام کا ایسا ولولہ اور جوش بھر دیا۔ جو "سواد اعظم" میں ہرگز نہیں پایا جاتا۔ کیا وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا اور اسلام کا دشمن ہو سکتا ہے؟ تو خدمت اسلام کے لئے جوش عمل اور ذوق سعی پیدا کرنے کے لئے اس برگزیدہ خدا سے وابستہ ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے ؛

ہم اگر نہیں

مشاہدات عرفانی
یا
لنڈنی چٹھی

(۱۲)

موسم تعطیل اگست کا مہینہ یہاں تعطیل کا زمانہ سمجھا جاتا ہے تمام لوگ علی العموم اپنی اپنی طاقت اور حالات کے موافق انگلستان کے بعض سواحلی مقامات پر یا یورپ کے دوسرے ممالک میں سیر و تفریح کے لئے چلے جاتے ہیں۔ اور اس کثرت سے جاتے ہیں۔ کہ تعجب ہوتا ہے۔ ایک ایک دن میں لاکھوں باہر چلے جاتے ہیں۔ اور انہیں ایام میں امریکہ اور دوسری بلاد سے بھی ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں لوگ آتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح پر لنڈن کی آبادی اور رونق میں باوجود تعطیل کے بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوتی ✦

پارلیمنٹ کے اجلاس بھی بند ہو گئے۔ آخری اجلاس میں جو ۴ر اگست ۱۹۲۶ء کو ہوا سوشلسٹ ممبروں نے ایک تحریک پیش کی تھی۔ کہ اس مرتبہ پارلیمنٹ کا زمانہ تعطیل صرف ۱۷ر اگست تک رہے۔ کیونکہ کوئلہ کے کان کنوں کے سٹرائیک کا اہم سوال پیش ہے۔ مگر یہ تجویز ۱۷۳ راؤں سے بمقابلہ ۴۹ کے گر گئی۔ اور حسب معمول پارلیمنٹ ۹ر نومبر تک بند ہو گیا۔ ہر طبقہ کے لوگ آرام کے لئے باہر جا رہے ہیں۔ مگر تعطیل اگر نہیں ہے تو ہمارے مبلغین کے لئے اور یہ نہایت مسرت افزا اور قابل مبارک معروفیت ہے ✦

جرمنی کی اقتصادی اور مادی ترقی، لنڈن کے اخبارات جرمنی کی روز افزوں مادی اور اقتصادی ترقی کو تعجب کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں جنگ عظیم نے جرمنی کو جو صدمہ پہونچایا ہے وہ ظاہر ہے۔ مگر جرمنی اپنی حالت کی اصلاح میں بہت کوشاں ہے۔ اور وہ اس زور سے تجارتی میدان میں بڑھ رہا ہے کہ حیرت ہو رہی ہے۔ بجلی کے آلات اور ضروریات کی ایک رپورٹ نے جو یہاں کل شائع ہوئی ہے جرمنی کے متعلق حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں کہا گیا ہے۔ کہ جرمنی دس کروڑ سے لے کر پندرہ کروڑ پونڈ کا اضافہ اپنی ان اشیاء پر کر رہی ہے۔ جو وہ دوسرے ممالک کو بھیجتی ہے۔ اور جرمنی میں اخراجات زندگی کو نہایت سستا اور ارزاں کیا جا رہا ہے۔ ایک نہایت مدبر اور معزز انگریز لکھتا ہے۔ کہ "جرمنی میں میں نے کسی ایکس سو جرمن کو دیا سلائی کی ڈبیاں بیچتے ہوئے نہیں دیکھا۔ یہاں لنڈن میں بہت سے لوگ جو کوئی کام نہیں کر سکتے یا پا سکتے۔ وہ دیا سلائی کی ڈبیاں لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور بیچتے ہیں وہ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے حقیقت میں ہمت۔ حوصلہ اور امید ایسی چیزیں ہیں۔ کہ اگر انسان ہار نہ دے۔ تو خدا تعالےٰ ایسے شخص کی بہت بڑی مدد کرتا ہے۔ اور یہ سبق اسلام کا دیا ہوا ہے۔ جو امید کو نہایت وسیع کرتا ہے اور محنت اور کام کرنے کی تحریک کرتا ہے ✦

گرجوں میں چوریاں بعض گرجوں میں چوریاں ہو جاتی ہیں (ہمارے یہاں بھی بعض لوگ جوتی چور مسجدوں میں آ جاتے ہیں) ایک گرجا کے پادری نے اس کے لئے اپنا محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی قائم کیا ہے۔ یہ گرجا جنوب مشرقی لنڈن میں نہایت ممتاز اور مشہور گرجا ہے۔ جو سینٹ پیٹر کے نام پر بنایا گیا ہے۔ اور گذشتہ سال اس نے اپنی صد سالہ سالگرہ منائی تھی۔ گذشتہ کئی ماہ سے روزانہ متواتر چوریاں ہوتی رہی ہیں۔ گرجے کے متعلق متاع کی چوریوں کے علاوہ عبادت کے لئے آنے والی عورتوں کے ہینڈ بیگ بھی چوری ہو جاتے رہے ہیں۔ اس لئے پادری صاحب نے اپنا محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی بنایا ہے۔ اور اس دستہ میں جو والنٹیر شریک ہونگے۔ وہ روزانہ ایک گھنٹہ کام کرینگے۔ اس محافظ دستہ کا نام انہوں نے دستہ محافظین ہی رکھا ہے۔ پادری صاحب کو یقین ہے۔ کہ ان کی تجویز ان چوریوں کا خاتمہ کر دے گی۔ حقیقت میں جب تک اخلاص اور شوق سے کام کرنے والے لوگ ایسے موقعوں پر اپنی خدمات نہ دیں وارداتوں میں کمی نہیں ہو سکتی۔ ہماری جماعت کے ایسے دوستوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ تا کہ ان کی تربیت اور اموال جماعت کی حفاظت ہو سکے ✦

ایک سائنسدان کی پیشگوئی سر ڈینیل ہال (ایک مشہور سائنسدان ہیں۔ اور وزارت زراعت کے مشیر سائنس ہیں) انہوں نے حال میں کہا ہے۔ کہ وہ عہد قریب ہے۔ کہ کثرت آبادی کی وجہ سے لوگوں کو خوراک اس طرح پر میسر نہ آ سکے گی۔ جو آج آ رہی ہے۔ اور آئندہ لوگوں کو گوشت اور شراب میسر نہ آئیگی گویا وہ دیجی ٹیرین اور ٹی ٹوٹلرز ہونگے۔ سر ڈینیل نے اپنی تقریر میں آئندہ کے خطرات کثرت آبادی پر بحث کرتے ہوئے اس راز کا بھی انکشاف کیا۔ کہ انگلستان ۱۵ لاکھ ایکڑ اراضی جو کی کاشت کے لئے دیتا ہے۔ جس سے شراب تیار ہوتی ہے اور فرانس چالیس لاکھ ایکڑ۔ اس سے ان ممالک کی شراب نوشی کا ایک معمولی سا اندازہ ہو جاتا ہے۔ غرض اس خطرہ عظیمہ کی پیشگوئی پر بحث ہوئی۔ اور ایک ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ کہ واحد علاج یہ ہے۔ کہ بچے کم پیدا کئے جاویں یہ مصیبت پہلے ہی اس ملک میں جاری ہے۔ ایک طرف یہ سائنسدان کثرت آبادی کے خطرات سے آگاہ کرتے ہیں۔ دوسری طرف ایک اور جماعت ہے۔ جو انگلستان کی کمی پیدائش پر نوحہ خوانی کر رہی ہے۔ کہ ہر سال پیدائش میں کمی ہو رہی ہے اور وہ برتھ کنٹرول وغیرہ اصولوں کی مخالفت کر رہی ہے ✦

تیسری طرف ایک اور جماعت ہے۔ جو شادی کو نعوذ باللہ لعنت قرار دیکر اس کے جوئے سے ہی آزادی چاہتی ہے۔ اس سے اندازہ کرو۔ کہ کس قسم کی جدوجہد یہاں جاری ہے۔ یہ تمام تحریکیں اس قوم کو اسلام کی طرف لائیں گی۔ جب ان کا ایمان لا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق پر بڑھے گا۔ تو ان مشکلات کا حل آسان ہو جائے گا۔ یہ فلاسفر اور سائنسدان صرف اپنی تجویزوں اور تدبیروں پر دنیا کا مدار سمجھ بیٹھے ہیں۔ اور اس لئے عجیب عجیب خیالات کا اظہار کرتے رہتے ہیں ✦

یہاں کے اخبارات میرے لئے سب سے زیادہ دلچسپ اور میری دماغی عیاشی (بشرطیکہ یہ نام موزوں ہو) کی انتہا اخبار ہے۔ مختلف قسم کے اخبارات خریدتا اور پڑھتا ہوں۔ یہاں کے اخبارات بجائے خود ایک عالم ہیں۔ ان کے کوائف ان کی قوت کا اظہار میں تفصیل سے نہیں کر سکتا۔

آج کل ان کے سالانہ حسابات طیار ہو رہے ہیں۔ اور ان کی اشاعتوں کی پڑتال باقاعدہ ہو کر اس کا اعلان کیا جاتا ہے ڈیلی میل (جس کا ذکر میں نے اپنے پچھلے خط میں کیا ہے) جولائی ۱۹۲۶ء میں ۱۷۴۴۳۰۵۰ فروخت ہوتا تھا۔ جس کی آمدنی باقاعدہ جمع ہوتی ہے۔ کل ہندوستان کے اخبارات کی مجموعی اشاعت بھی اس اخبار کے برابر نہیں ہے۔ ایک ہفتہ وار اخبار نیوز آف دی ورلڈ ہے۔ اس کی مصدقہ اشاعت ہفتہ وار تیس لاکھ ہے یہ اخبارات اپنے مضمون نگاروں کو ہزاروں پونڈ دیدیتے ہیں۔ ڈیلی میل نے پچھلے دنوں ایک وفد امریکہ میں مزدوروں کی حالت کے معلوم کرنے کے لئے بھیجا۔ جس پر ہزاروں پونڈ خرچ کر دیئے انگلستان کے چوٹی کے کارکن ہر صیغہ صنعت سے منتخب کئے۔ ان کے تمام اخراجات اوّل درجہ کے ہوٹلوں کے ادا کئے۔ وہاں قیام کے زمانہ میں ہر ایک کو ایک معقول رقم روزانہ ذاتی اخراجات کے لئے دی۔ متعلقین کو انگلستان میں پوری تنخواہ دی۔ اور ان کی زندگیوں کے بیمہ الگ کئے۔ غرض اس طرح پر اس وفد کو بھیجکر تمام حالات کی ایک مفصل رپورٹ شائع کی۔ ہر ایک اخبار کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ وہ سب سے پہلے کسی امر کے متعلق خبر شائع کرے۔ خواہ اس کے لئے کچھ ہی خرچ کرنا پڑے مہاراجہ کشمیر کی گدی نشینی کے فوٹو یہاں خاص جہاز اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ پہنچائے گئے۔ ایک آدھ نہیں ہزاروں مثالیں ہیں۔ اور روزانہ ان کی ادولعزمیوں کو دیکھتا ہوں۔ اور دیوار قہقہہ سمجھ کر رہ جاتا ہوں۔ ہر مضمون اور ہر شعبہ کے

متعلق جداگانہ اخبارات ہیں۔

یہاں کے مجرم اور گواہ

دنیا کے ہر حصہ میں ہر قسم کے جرائم ہوتے ہیں۔ اور ان جرائم کی تحقیقات اور اس پر سزائیں بھی ہر جگہ دی جاتی ہیں۔ یہاں کے مجرم اور گواہ بھی قابل دید ہیں۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ کہ ایک حیثیت سے قابل عزت ہیں۔ میں نے مختلف مقدمات کی روئیدادوں کو بغور پڑھا ہے۔ اکثر یہ بات دیکھنے میں آئی ہے۔ مجرموں نے نہایت دلیری اور صفائی کے ساتھ اگر ارتکاب جرم کیا ہے۔ تو اس کا اقرار کرنے میں مضائقہ نہیں کیا۔ اور گواہوں نے کبھی جھوٹ بولنے کی کوشش نہیں کی۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ جھوٹ نہیں بولتے۔ ہر جگہ کالی بھیڑیں ملیں گی۔ لیکن اکثریت یہاں یہی ہے۔ کہ جھوٹ نہیں بولتے اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ بچپن سے ان کی تربیت اس قسم کی ہوتی ہے۔ اور قوم چونکہ حکمران قوم ہے۔ ان میں جرأت اور حوصلہ ہے جھوٹ بزدلی کی علامت ہے۔ اس لئے ان میں بہت کم ہے ایک نوجوان نے اپنی رشتہ کی چچی اور معشوقہ کو گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔ اس لڑکی نے اسے کہا کہ میرا گلا گھونٹ دے۔ لڑکے نے محض اس کو خوش کرنے کے لئے ایسا کر دیا اور وہ مر گئی۔ لڑکا گرفتار ہوا۔ اور اس کے باپ کو شہادت میں آنا پڑا وہ جانتا تھا۔ کہ نتیجہ کیا ہوگا۔ گر شاباش ایسے باپ پر اور ہزار آفرین اس نوجوان کو۔ نوجوان نے تمام واقعات صحیح بیان کر دیئے۔ اور باپ نے سچی شہادت دیکر بیٹے کو پھانسی پر لٹکوا دیا۔ قدرتی رنج ایک دوسری چیز ہے۔ مگر دونو خوش تھے۔ کہ ہم نے سچائی سے کام لیا ہے۔ اور اس کی پاداش میں جو کچھ بھی ہو درست ہے۔ ایک دو نہیں ہزاروں مثالیں اس قسم کی ملتی ہیں۔ ابھی ابھی چند روز ہوئے وکٹوریہ البرٹ میوزیم (جو ملکہ معظمہ آنجہانی اور ان کے شوہر کے نام پر ہے) میں سے یونانی اور رومی پرانے سکوں کی چوری ہوئی۔ پولیس نے مجرم کو گرفتار کر لیا۔ اس کا مقدمہ عدالت میں پیش ہے۔ لیکن کمال یہ ہے۔ کہ ملزم نے نہایت صفائی کے ساتھ تمام واقعات کا انکشاف کر دیا ہے۔ اس نے ایک سکہ ایک لڑکی کو دیا تھا۔ جس نے پانچ پونڈ پر اسے فروخت کیا تھا۔ وہ عدالت میں پیش ہوتی ہے۔ اور باوجود تمام جذبات محبت و تعلق کے جو اس نوجوان سے ہو سکتے ہیں۔ وہ سچ کو ترجیح دیتی ہے جانتی ہے کہ وہ سزا پائے گا۔ جوہری جس کے پاس فروخت کئے گئے ہیں۔ اس کا کسی کو علم نہیں ہے۔ وہ پولیس کی زد سے بغیر کسی خوف اور فکر کے بچ سکتا تھا۔ مگر نہیں وہ خود پولیس کو اطلاع دیتا ہے۔ کہ میرے پاس ان میں سے بعض سکے فروخت ہوئے ہیں۔ گیا یہ عجائبات ہمارے ملک کی ذہنیت پر روشنی نہیں ڈالتے؟ اس نوجوان کا پہلا کریکٹر نہایت عمدہ رہا ہے۔ یہ ارتکاب اس سے بعض حالات میں ہوا۔ مگر اس نے عدالت میں اپنی کہانی بیان کرتے ہوئے کہا۔

"میں نے اپنی ضرورت اور تکلیف سے مجبور ہو کر یہ ارتکاب کیا ہے۔ میں اس جرم کی سزا بھگتنے کو آمادہ ہوں۔ اور اگر میں سزا بھگت کر بھی باہر آیا۔ تو میں ایک شریف انسان کی طرح اس سے فائدہ اٹھاؤں گا۔"

یہ سپرٹ جس قوم کے مجرموں تک میں ہو۔ اس کا مقابلہ ہم ہندوستانی (جن کا معیار اخلاق یہاں تک گر گیا ہے کہ ایک خفیف سی ترغیب پر جھوٹی گواہیاں دیدیتے ہیں۔ اور جھوٹ بول دیتے ہیں) کیا کریں گے۔ ہم کو حکومت کے حاصل کرنے کے لئے ان اخلاق کی ضرورت ہے جو انسانی شرافت کا خاصہ ہیں۔

ایک اور قتل کا مقدمہ یہاں ہوا۔ قاتل کا باپ ایک نہایت ہی مدبر اور بااثر سیاسی آدمی تھا۔ جس نے یورپ اور چین میں اپنی قابلیت کے بے نظیر نمونے دکھائے۔ وہ ایک انقلابی سپرٹ اپنے اندر رکھتا ہے۔ انگلستان میں اس کا داخلہ ممنوع تھا۔ اور کچھ عرصہ سے وہ سیلون جا کر بدھ راہب ہو گیا تھا لیکن جب بیٹے کے قاتل ہونے کی خبر اسے ملی۔ تو وہ اس کے لئے لنڈن آیا۔ اسے بیٹے سے ملنے کی اجازت کے احکام بھی جاری کر دیئے گئے۔ مگر بعض حالات نے اسے وقت پر نہ پہونچنے دیا۔ اور پھر اسے واپس ہونا پڑا۔ میں اس کی داستان نہیں لکھ رہا ہوں (اگرچہ وہ بڑی ہی دلچسپ ہے) بیٹے کو پھانسی کا حکم ہو گیا۔ اس کی ماں اور بھائی نے نہایت دلیری کے ساتھ اس کو آخری الوداع کہا اور اس نے مردانہ وار جان دیدینے کو عین راحت سمجھا۔ اس کے پھانسی کے تختہ تک جانے کے حالات جب شائع ہوئے۔ تو معلوم ہوتا تھا کہ نہایت شجاع نوجوان ہے۔ اور یہ قوت و استقلال اور موت سے بے خوف ہونے کی روح محض اس صداقت کے باعث اسے ملی۔ جو اس نے اپنے جرم کے اقبال میں ظاہر کی۔

الغرض یہاں کے مجرم۔ گواہ۔ جج اور پولیس سب عجوبہ ہیں۔ پولیس کو ضرورت نہیں۔ کہ وہ مجرموں سے اقبال کرانے کے لئے کسی سختی کا برتاؤ کرے۔ اسے یہ بھی حاجت نہیں۔ کہ وہ فرضی اور جھوٹا اقبال کرائے۔ مجرم نے اگر جرم نہیں کیا۔ تو وہ دلیری سے کہتا ہے۔ کہ نہیں کیا۔ اور اگر بعض حالات میں وہ کسی سازش کا شکار بھی ہو جائے۔ اور اس کے خلاف ایسی شہادت یا واقعات ہوں۔ جس سے وہ مجرم ثابت ہوتا ہو۔ تب بھی وہ یہی کہتا جائیگا۔ کہ میں بے گناہ ہوں۔ ملزم کے عزیز رشتہ دار دوست جو بھی اس کو ملنے آتے ہیں۔ وہ اس کو جھوٹے عذرات یا توجیہات نہیں سکھاتے۔ بلکہ پہلی بات جو کہتے ہیں۔ وہ یہی ہے کہ تم نے اگر یہ کام کیا ہے۔ تو سچ سچ کہدو۔ اور مرد بنو۔ جھوٹ بولنا انسانیت اور مردانگی کے خلاف ایک جرم سمجھا گیا ہے۔ اور اس لئے مجرم یہ سمجھتے ہوئے کہ انجام کیا ہوگا۔ عام طور پر سچ بولتے ہیں ججوں کی دنیا سب سے نرالی ہے۔ وہاں کوئی شخصیت کوئی اثر کام نہیں کر سکتا۔

پچھلے دنوں ہائڈ پارک کے متعلق ایک معمولی بد اخلاقی کا مقدمہ ہوا۔ ملزم ایک بہت بڑے پایہ کا انسان تھا۔ پولیس کا اعلیٰ آفیسر رہ چکا تھا۔ اور سر کا خطاب یافتہ تھا۔ بڑے بڑے آدمی اس کی شہادت صفائی میں پیش ہوئے مگر روئیداد مقدمہ سے وہ مجرم ثابت ہوتا تھا۔ جج نے بلا تامل سزا دیدی۔ یہ داستان بہت طویل ہے۔ اس سے قوم کا ایک کریکٹر نمایاں ہے۔ میں یہاں کی عدالتوں کے متعلق تفصیل سے اپنے مشاہدات میں انشاء اللہ توفیق ملی تو لکھوں گا۔ یہاں کی پولیس یہ سمجھتی ہے۔ کہ اسے ملک کی خدمت کرنی ہے۔ اور وہ دوسروں کو نفع پہونچانے کا خیال رکھتی ہے۔ اس کی غرض محض گرفتاریاں اور سزائیں دلانا یا اپنے رعب کو قائم کرنے کے لئے شرفا کو تباہ کرنا نہیں۔ لنڈن کی پولیس دنیا بھر میں بہترین پولیس مانی گئی ہے۔

مجھ کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یہاں سے پولیس افسر نہایت اچھا دل لے کر ہندوستان جاتے ہیں۔ مگر بعض اوقات خود ہمارے دیسی بھائی ان کے خیالات کو مسموم کر دیتے ہیں۔ جج اور قاضی صرف یہ مقصد مد نظر نہیں رکھتے کہ سزا دینا ہے۔ بلکہ ان کی غرض اصلاح ہوتی ہے۔ وہ ملزموں کو مجرم ثابت ہونے کی صورت میں سزا ہی نہیں دیتے۔ بلکہ ضروری نصائح کرتے ہیں۔ اور یہاں پی پی کے مقدمات اور معمولی خلاف قانون ارتکابات میں وہ پورے ناصح ہوتے ہیں۔ نوجوان بچوں کے جرائم میں وہ ایک عملہ پادریوں کا وعظ و نصیحت کے لئے رکھتے ہیں۔ اور نوجوانوں کے کریکٹر کو خراب کرنا ان کا مقصد نہیں ہوتا۔ بلکہ اس نازک فرض کو وہ شناخت کرتے ہیں۔ کہ اس وقت تربیت کرنے کی ضرورت ہے یا سزا کی۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ سزا اس صورت میں عادی مجرم بنا دیگی۔ پھر جس طریق پر وہ تربیت اور اصلاح کے پہلو کو اختیار کرتے ہیں وہ بے نظیر ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ ہندوستان کی آئندہ نسل کو مجرم بننے سے بچانے کے لئے اسی قسم کے طریق اختیار کئے جائیں۔ اور میں ادب سے محکمہ قضاء کو توجہ دلانے میں مضائقہ نہیں سمجھتا۔ کہ اصلاح کا واحد ذریعہ سزا ہی نہیں ہے۔ ہمکو چاہیئے کہ ہم اپنی کمزوریوں کا مردانہ وار اعتراف کریں۔ اور قاضیوں کو صحیح نتیجہ پر پہونچنے کی پوری مدد دیں۔ اگر ہم نے کوئی غلطی کی ہے۔ اس کا اعتراف کریں۔ شہادت کا وقت آئے۔ تو سچی شہادت دیں۔ خواہ وہ کسی کے خلاف ہو۔ یہ اسلامی تعلیم ہے۔ اور اس کا عمل میں یہاں دیکھتا ہوں۔ اور اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ یورپ عملاً بہت بڑی حد تک مسلمان ہے۔

جنگ عظیم کے نتائج کا ایک ادنیٰ نمونہ

جنگ عظیم چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان نشانوں میں سے ہے۔ اس لئے میں اس کے متعلق کتابوں اور حالات کے جمع کرنے کا ہمیشہ شوقین رہتا ہوں۔ اور آرزو رکھتا ہوں۔ کہ اسباب میسر آویں تو میدان ہائے جنگ کو دیکھتا ہوا واپس جا سکوں (وباللہ التوفیق) میری لائبریری میں اب بھی اس کے متعلق ایک کافی ذخیرہ ہے۔ تاہم جو جدید کتاب اس پر نکلے میں مہیا کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسی نیت سے ہر قسم کی خبریں جو جنگ عظیم کے نتائج کے سلسلہ میں ہوں۔ پڑھتا ہوں۔ فرانس نے حال میں ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ جس میں جنگ میں تباہ شدہ عمارات اور مقامات کی دوبارہ تعمیر کے متعلق شمار و اعداد دیئے ہیں۔ ایک طرف امریکہ کے قرضہ جات کی بیش قرار رقم ہے۔ انگلستان کا قرضہ الگ ہے۔ اور شام کی جنگ کے اخراجات مزید برآں۔ اور اندرونی حالت یہ ہے کہ وزارت متعدد مرتبہ ٹوٹ چکی ہے۔ اور سکّہ فرانک اسقدر گر چکا ہے۔ کہ ایک پنس کے قریب تک آ کر واپس ہوا ہے۔ اور اس وقت بھی ایک سو ساٹھ سے اوپر اس کا نرخ ہے۔ اور اس پر ان منہدم شدہ مقامات کی تعمیر ایک الگ مصیبت ہے۔ مگر قوموں کی ترقی کی تہ میں جو اسرار ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک استقلال اور ہمّت مردانہ بھی ہے۔ باوجود اپنی تمام عیاشیوں کے فرانس اپنی جمہوریت۔ قومیت اور قوت کو بچانے کے لئے ہر طرح تیار ہے۔ اور باوجودیکہ وہاں کی پارلیمنٹ میں ہر قسم کی گرم و سرد بحثیں ہوتی ہیں۔ مگر ملک کا ہر فرد اپنے ملک کے بچانے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کر رہا ہے۔ ایک تمباکو کے تاجر نے کروڑوں پونڈ دیدئے ہیں۔ اس رپورٹ میں جو فرانس نے شائع کی ہے۔ لکھا ہے کہ دسمبر ۱۹۲۵ء تک ان تمام دعاوی کی تعداد جو گذشتہ جنگ کے نقصانات کے سلسلہ میں حکومت پر کئے گئے ہیں۔ ۶۶۶ ۷ ۸ ۔ ۳۰۔ اور اگر فرانک کی شرح تبادلہ ایک سو فرانک فی پونڈ بھی قرار دی جائے۔ تو کل نقصان ۸۳ کروڑ پونڈ ادا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن معاوضہ جو طلب کیا گیا ہے۔ اس کی مقدار ایک ارب ۴۲ کروڑ پونڈ ہے۔ چونکہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ اس مطالبہ میں تخفیف ہو سکیگی۔ اس لئے ۸۵ کروڑ تک یہ رقم آ جائیگی۔ غرض ایک عجیب قسم کا مالی ابتلا در پیش ہے۔ اور مسمار شدہ مقامات کی تعمیر اور اصلاح کے لئے ابھی دو سال تک اور کام کرنا پڑے گا۔ اور ان رقوم کے مہیا کرنے کے لئے ۱۹۱۴ء سے جو سود دیا جا رہا ہے۔ وہ الگ ہے ؎

ان حالات کا مطالعہ کرتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ عظیم کس قدر عظیم الشان نشان ہے۔ ہندوستان میں بیٹھے ہوئے یا محض خبروں سے حالات کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکتا یہ اتنی بڑی پیشگوئی ہے کہ دنیا ہمیشہ اسکو یاد رکھے گی اور اسکی یاد بھی ایک زلزلہ پیدا کر دیا کریگی ؎

باہمی ہمدردی کیلئے قربانی کا نمونہ

یہاں قدرتی طور پر مختلف قسم کے حادثات اور واقعات ہو جاتے ہیں سڑکوں پر کسی موٹر کار سے ٹکر کھا کر گرنے اور مرنے کے معمولی روزمرہ کے واقعات ہیں۔ آگ لگ جانے کے واقعات۔ نہر یا دریا میں گر جانے کے واقعات ان واقعات کو باوجود روزمرہ کے واقعات ہونے کے لوگ بے پروائی اور تماشہ کے طور پر نہیں دیکھتے۔ بلکہ فوراً ہر شخص کسی رتبہ، حیثیت، عمر کا ہو۔ تکلیف زدہ کی امداد کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ میں نے اکثر واقعات کا مشاہدہ کیا ہے۔ ہر شخص مدد دینے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ یہ میرا کام ہے یا کسی اور کا۔ بلکہ ہر شخص یہ یقین کرتا ہے کہ یہ میرا ہی کام ہے۔ نوجوانوں اور بالغ عورتوں مردوں ہی میں یہ روح نہیں۔ چھوٹے بچوں تک میں یہ روح پائی جاتی ہے۔ کل (۱۱ اگست ۱۹۲۶ء) کا ایک واقعہ ہے۔ کہ ایک پانچ برس کی لڑکی اور چار برس کا لڑکا اپنے گھر کے پاس ہی کھیل رہے تھے۔ جہاں ایک نہر بھی گذرتی ہے۔ اتفاقاً لڑکا نہر میں گر گیا۔ اب پانچ برس کی لڑکی کی بساط کو دیکھو۔ اور اسکے مردانہ وار کام کو۔ بجائے اسکے کہ وہ شور مچاتی اور رونے چیخنے لگتی یا بھاگ جاتی۔ وہ فوراً نہر میں کود پڑی۔ اور اس چار سالہ لڑکے کے بچانے کی کوشش کرنے لگی مگر تا بکے۔ اسکی ہمت سے یہ کام بہت بڑا تھا۔ وہ خود ڈوبنے لگی۔ اور غوطہ کھا رہی تھی۔ کہ ایک اور شخص نے اسے دیکھا اور وہ نہر میں کودا۔ تا کہ اسے بچائے۔ لڑکا غوطے کھاتا ہوا آگے بہ گیا۔ اسے ایک دوسرے ۱۲ سالہ نوجوان نے دیکھا۔ اور وہ اپنے کپڑوں سمیت دس فیٹ اونچی دیوار سے نہر میں کودا۔ اور لڑکے کو پکڑ لیا۔ دونوں کو ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی۔ لڑکی کی حالت بہتر ہے۔ لڑکے کی خطرناک۔ اس نظارہ کا تصور کرو۔ کہ پانچ سالہ لڑکی کے اندر کیا روح ہے۔ ہمارے ملک میں اگر اسی قسم کا واقعہ ہو جائے۔ تو وہ گھر کو بھاگ جائیگی اور اگر گھر جا کر ذکر کرے تو ماں فوراً کہدیگی۔ چپ رہ تیرا نام لے دیا جائیگا۔ مگر یہاں یہ حالت نہیں۔ دوسروں کی جان بچانے اور مدد کرنے کا جذبہ نازک حالات میں پیدا کرو۔ مجھے وہ واقعہ کبھی نہیں بھولیگا۔ جب مکرمی ڈاکٹر فضل کریم صاحب کے مکان میں آگ لگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ بہ نفس نفیس موجود تھے۔ اور کام میں حصہ لے رہے تھے۔ میں دلی بصیرت اور شعور قلبی سے جانتا ہوں کہ حضرت یہ روح ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں بارہا آپ نے فرمایا کہ ہمارے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس قسم کے موقعوں پر دوسروں کی مدد سب سے آگے ہو کر کریں۔ اور ریئل ہومن سوسائٹی کے ممبروں کے کارنامے آپ نے ایسے موقعوں پر پیش کئے ہیں۔ میں ناظر صاحب تعلیم و تربیت (جنکی فطرتی ہمدردی اور شجاعانہ سیرت سے سب واقف ہیں) کو توجہ دلائے بغیر آگے نہیں جا سکتا کہ یقیناً ان کے خیال میں اس قسم کی تربیتی سکیم ہوگی۔ ضرورت ہے کہ سب سے اول قادیان میں ایک اسی قسم کا بریگیڈ تیار کیا جائے جس کا لائحہ عمل دوسروں کی اتفاقی حادثات کے وقت مدد کرنا ہو۔ مجھکو یہ بھی افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ بوائے سکاؤٹس کی تحریک حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے بارہا کی۔ مگر اسکی طرف ذمہ دار احباب نے اب تک توجہ نہیں کی۔ اس لئے ناظر صاحب اسی ایک سکیم میں اس تحریک کو بھی جاری فرمائیں تو بہت مناسب ہوگا۔

چینل کو عبور کرنے کی کامیاب کوشش

انگلش چینل کے نام سے الفضل کے قارئین کرام واقف ہیں۔ اسکے تیر کر عبور کرنے کی ہر سال کوشش ہوتی ہے گذشتہ سال انہیں دنوں میں ایک امریکن لڑکی نے اس کو عبور کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ کامیاب نہ ہو سکی تاہم اس نے عزم اور ہمت نہ ہاری۔ اس سال ایک امریکن لڑکی مس گرٹروڈ ایڈرل نامی نے (جس کی عمر صرف ۱۸ سال کی ہے۔ اور ایک بوچر کی بیٹی ہے) سب سے کم وقت میں عبور کر لیا۔ اور یہ سب سے پہلی عورت ہے۔ جس نے چینل کو عبور کیا ہے۔ ۱۴ گھنٹہ اور ۳۹ منٹ میں اس نے تیر کر اسے عبور کیا۔ سب سے پہلی کامیاب کوشش ۱۸۷۵ء میں ہوئی تھی۔ مگر آج تک کسی عورت کو کامیابی نہ ہوئی تھی مگر نوجوان ایڈرل نے نہایت شاندار کامیابی سے اسے عبور کیا ہے اس کا باپ اس کی ٹرس ساتھ تھی۔ اور اس کا استاد بھی۔ یہاں کے اخبارات کے خاص نامہ نگار مصور ساتھ ساتھ تھے۔ راستہ میں جبکہ کنارہ ابھی دور تھا۔ اور اس کے استاد اور رفقاء نے دیکھا کہ وہ شاید کامیاب نہ ہو سکے اُسے کہا بھی کہ چھوڑ دو جانے دو اس نے انکو جواب دیا۔ واہ کیوں چھوڑ دوں۔ میں اسکو عبور کر دوں گی۔ اس کے باپ نے اسکو اس کامیابی پر ایک عمدہ موٹر دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا چنانچہ کامیاب تیراکی کے بعد اس نے پہلی بات موٹر ہی کی۔ باپ اس اثنا میں ساتھ تھا۔ اور اس کی حوصلہ افزائی کر رہا تھا۔ گذشتہ سال بھی اس نے کوشش کی تھی۔ مگر کامیاب نہ ہوئی۔ باپ نے ہزاروں پونڈ اس کے اس شوق کے لئے خرچ کئے ہیں۔ اس تیراکی کے اثنا میں وائرلس کے ذریعہ اسکی ترقی رفتار وغیرہ کی اطلاع دم بدم لنڈن اور وہاں سے امریکہ دی جا رہی تھی۔ اس کی کامیابی پر اخبارات میں جوش مسرت ہے ؎

یہ اولوالعزمی کی پہلی مثال نہیں ہے۔ ان ممالک کے لوگ ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی اور قدردانی کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ میں اسکے متعلق تفصیلی ذکر تادیب النساء کے لئے محفوظ رکھتا ہوں۔ عرفانی از لنڈن ؎

اِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ سے حیات مسیح (۴)

غیر احمدی علماء حیات مسیح کے مزعومہ عقیدہ کو قرآن و احادیث سے ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جسے خدا مارے۔ وہ کب زندہ رہ سکتا ہے۔ سب سے پہلے جب انہوں نے یہ عقیدہ عیسائیوں[1] سے لیا۔ تو سوچا۔ کہ قرآن سے بھی اس باطل عقیدہ کو ثابت کرنا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے بل رفعہ اللّٰہ الیہ کی آیت کو قرآن میں دیکھتے ہی بغیر اس کے معانی پر غور کرنے کے اپنے عقیدہ کی تائید میں پیش کرنا شروع کر دیا۔ اور وفات مسیح پر نص صریح تیس آیات کو بالکل نظرانداز کر گئے۔ مگر الحق یعلو ولا یعلیٰ اور کتب اللّٰہ لاغلبنّ انا ورسلی کے ماتحت ضروری تھا کہ خدا تعالیٰ کا برگزیدہ رسول اور اس کی پاک جماعت غالب ہوتی چنانچہ جب جماعت احمدیہ نے بل رفعہ اللّٰہ الیہ کے "بل" کے بل نکال دیئے۔ اور رفعہ کے متعلق شک کو بھی رفع کر دیا تو غیر احمدی علماء سٹ پٹائے۔ اور انہوں نے نہ چاہا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیئے ہوئے خطاب شر من تحت ادیم السماء کو چھوڑ دیں۔ پس انہوں نے بل رفعہ اللّٰہ الیہ کی بجائے انّہٗ لعلمٌ للساعۃ فلا تمترنّ بھا واتّبعون (زخرف ع ۶) کو لیکر اپنے فاسد عقیدہ کی تائید میں پیش کرنا شروع کر دیا مگر جھوٹ کبھی سچ نہیں ہو سکتا۔ دنیا کی کوئی طاقت جھوٹ کو سچ نہیں بنا سکتی۔ پس کوئی وجہ نہیں۔ کہ غیر احمدی حضرات کا انّہٗ لعلم للساعۃ سے استدلال حیات مسیح کے نصاریٰ سے اخذ شدہ عقیدہ کو صحیح ثابت کر دے۔ اسوقت ہم نہایت اختصار سے ان کے اس استدلال کا جواب لکھتے ہیں۔ وباللّٰہ التوفیق۔

غیر احمدیوں کا اس آیت سے استدلال یہ ہے۔ کہ انّہٗ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم ہے۔ وہی قیامت کے نزدیک دنیا میں تشریف لائینگے۔ پس وہ زندہ ہیں۔

الجواب الاول:۔ انہ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم یا المسیح لینے سے بہت سی قباحتیں لازم آئینگی۔ مثلاً (۱) اسکے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔ ھذا صراطٌ مستقیم یعنی یہ صراط مستقیم ہے۔ اور صراط مستقیم سے ہٹنے والا شخص ضال اور گمراہ ہوتا ہے۔ پس اگر انہ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم لیا جائے۔ اور یہ مان لیا جائے۔ کہ نعوذ باللہ حیات مسیح کا عقیدہ صراط مستقیم ہے۔ تو گویا اس کا منکر ضال اور گمراہ ہوگا۔ حالانکہ غیر احمدیوں کے مسلمات کے رُو سے حیات و وفات مسیح کا عقیدہ ایمان کی جزئیات میں سے نہیں۔ اور اس اصل کے مان لینے سے تو حضرت امام مالک[2]۔ حضرت امام ابن حزم[3]۔ حضرت عبدالحق صاحب محدث دہلوی۔ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی[4]۔ حضرت عائشہ صدیقہ[5] رض۔ حضرت ابن جریر[6]۔ حضرت امام جبائی[7] وغیرہم اجمعین حتیٰ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خود و حضرت ابوبکر رض[8] و حضرت امام حسن رض کو جنھوں نے فرمایا۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں۔ نعوذ باللّٰہ ضال اور گمراہ ماننا پڑیگا۔ پس ثابت ہوا کہ انہ کی ضمیر کا مرجع کچھ اور ہی ہے۔ جس کے انکار سے کفر لازم آتا ہے۔ فافہم۔

(۲) دوسری قباحت یہ ہے۔ کہ آگے چلکر فرمایا:۔ لاتمترنّ بھا واتّبعون۔ کہ تم اس میں شک نہ کرو۔ اور میری پیروی کرو۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس کا ثبوت ایک لاتعداد زمانہ کے بعد دیا جائے گا۔ گویا دعویٰ تو اس وقت منوایا جاتا ہے اور دلیل ۱۹۰۰ سال کے بعد دینے کا وعدہ ہے۔ خوب!

(۳) تیسری قباحت یہ لازم آئیگی۔ کہ اس آیت کے ساتھ والی آیت جو اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولما جاءَ عیسیٰ بالبیّنٰت۔ اگر انہٗ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم ہوتا۔ تو پھر ضمیر کے بعد دوبارہ مرجع کے نام لینے کے کیا معنے؟ اور یہ تو فصاحت و بلاغت کے بھی صریح خلاف ہے۔ پس صاف ثابت ہوا۔ کہ انہ کی ضمیر کا مرجع ابن مریم نہیں۔ کچھ اور ہے۔ چنانچہ تفسیر مجمع البیان میں اس آیت کے نیچے لکھا ہے:۔ وقیل انّ معناہ ان القرآن لدلیلٌ للساعۃ لانّہ اٰخر الکتاب۔ کہا گیا ہے۔ اسکے یہ معنے ہیں کہ قرآن شریف قیامت کی دلیل ہے۔ کیونکہ وہ آخری کتاب ہے۔ پھر تفسیر معالم التنزیل میں بھی اس آیت کے نیچے لکھا ہے:۔ قال الحسن وجماعۃٌ وانّہٗ یعنی ان القرآن لعلمٌ للساعۃ کہ امام اور ایک جماعت نے کہا ہے۔ کہ قرآن علم للساعۃ ہے۔ پھر تفسیر جامع البیان میں بھی اسکے ماتحت لکھا ہے۔ وقیل الضمیر للقرآن۔ پس انہ کا مرجع القرآن ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ فرمایا۔ ھذا صراطٌ مستقیم۔ اور پھر فرمایا:۔ لایصدنّکم الشیطان۔ فافہم وتدبّر۔

الجواب الثانی:۔ لمّا ضُرِبَ ابن مریم مثلاً میں مثیل مسیح مراد ہے، نہ کہ اصل مسیح۔ کیونکہ مثل کے معنے مانند۔ مساوی سب صفتوں میں (کریم اللغات صفحہ ۱۳۵)، مانند وہمتا (منتہی الارب فی لغات العرب جلد ۴ صفحہ ۱۴۳) کے ہیں۔ پس اس آیت میں مسیح کی مانند کسی شخص کے آنے کی پیشگوئی ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔ چنانچہ ہمارے ان معنوں کی تصدیق نبراس شرح عقائد کی مندرجہ ذیل عبارت سے بھی ہوتی ہے:۔ قال مقاتل بن سلیمان ومن تابعہٗ من المفسرین فی تفسیر قولہ تعالیٰ وانّہ لعلم للساعۃ قال ھو المھدی یکونُ فی اٰخر الزمان وبعد خروجہٖ تکونَ امارات الساعۃ (دیکھو نبراس شرح عقائد صفحہ ۴۴۴ حاشیہ) کہ علامہ ابن سلیمان اور دیگر مفسرین نے کہا ہے کہ انّہٗ لعلم للساعۃ سے مُراد مہدی ہے۔ جو آخری زمانہ میں ہوگا۔ اور اس کے ظہور کے بعد قیامت کے نشانات ہونگے۔ پس اس سے مُراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ نہ کہ عیسیٰ بن مریم جن کی وفات شمس نصف النہار کی طرح واضح ہے۔ فافہموا ایھا العاقلون الطالبون الحق۔

الجواب الثالث:۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو علم الساعۃ مان لیا جائے۔ تو پھر بھی آپ کی حیات ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے آگے لکھا ہے:۔ وعندہٗ علم الساعۃ والیہ ترجعون (زخرف ع ۷) کہ علم الساعۃ خدا تعالیٰ کے پاس ہے۔ تم اس کے پاس جاؤ گے۔ دیکھو! خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس کی طرف جاؤ گے۔ وہ تمہارے پاس نہیں آئیگا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ ہم کس طرح خدا کے پاس جائینگے۔ صاف ظاہر ہے کہ مر کر۔ پس حضرت عیسیٰ بھی فوت ہو چکے ہیں۔ اب ان کا انتظار بے سود ہے۔ اور الیہ راجعون میں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کی طرف اشارہ ہے۔ فافہموا ایھا العاقلون

پس للّٰہ درّ من قال:۔

قد مات عیسیٰ مطرقاً ونبیّنا
حیٌّ وربّی انّہٗ وافانی
فاعلم بانّ العیش لیس بثابتٍ
بل مات عیسیٰ مثل عبدٍ فانٍ

عبدالرحمٰن خادم سیکرٹری انجمن ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن گوجرانوالہ پنجاب۔

---

[1] ففی زاد المعاد للحافظ ابن القیم رحمہ اللّٰہ تعالیٰ ما یذکر ان عیسیٰ رُفع وھو ابنُ ثلاث وثلاثین سنۃ لایعرف بہ اثرٌ یجب المصیرُ الیہ قال الشامی ھو کما قال فانّ ذٰلک یُروی عن النصاریٰ (دیکھو فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۹) پس صاف ثابت ہے کہ یہ عقیدہ عیسائیوں سے لیا

---

[2] قال مالک مات (مجمع بحار الانوار جلد ۱ صفحہ ۲۸۶) نیز (اکمال الاکمال شرح مسلم جلد ۱ صفحہ ۲۶۵) [3] تمسّک ابن حزمٍ بظاہر الاٰیت وقال بموتہ (جلالین مع کمالین مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۱۰۹) [4] رسالہ ماثبت بالسنۃ صفحہ ۱۱۸ [5] وجب نزولہٗ فی اٰخر الزمان ببدنٍ اٰخر (تفسیر عرائس البیان مطبوعہ نولکشور جلد ۱ صفحہ ۲۶۲) [6] زرقانی جلد ۱ صفحہ ۴۳ [7] قد مات عیسیٰ (ابن جریر جلد ۳ صفحہ ۱۰۹) [8] مجمع البیان زیر آیت فلما توفیتنی [9] کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۲۰ و ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۴۶۔ [10] بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی جلد ۳ صفحہ ۶۴ طبع مصر۔ [11] طبقات کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۶

فہرست نومبایعین

بقیہ ماہ جون ۱۹۲۶ء

نمبر	نام	مقام
۸۰۱	شبیر محمد صاحب	ضلع لائل پور
۸۰۲	علم الدین صاحب	؍ گورداسپور
۸۰۳	سائیں صاحب	؍ ؍
۸۰۴	حاکم الدین صاحب	؍ ؍
۸۰۵	جان محمد صاحب	؍ سیالکوٹ
۸۰۶	اہلیہ صاحبہ میاں نذیر احمد صاحب	؍ فیروزپور
۸۰۷	محمد رمضان صاحب	مالیرکوٹلہ
۸۰۸	تفضل حسین صاحب	مین پوری
۸۰۹	حلیمن صاحبہ	ریاست پٹیالہ
۸۱۰	چوہدری محمد الدین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۸۱۱	حافظ حبیب اللہ صاحب	بنگال
۸۱۲	سعید الدین صاحب	؍
۸۱۳	محمد حسین صاحب	؍
۸۱۴	حکیم احمد اللہ خانصاحب	ضلع گوڑگانواں
۸۱۵	بابو نواب الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۸۱۶	گلاب الدین صاحب	لائل پور
۸۱۷	عبدالرزاق صاحب	بنگال
۸۱۸	عبدالاول صاحب	؍
۸۱۹	کریم النساء صاحبہ	؍
۸۲۰	خورشیدہ بانو صاحبہ	؍
۸۲۱	جنت النساء صاحبہ	؍
۸۲۲	زمرد النساء ؍	؍
۸۲۳	مالکجان ؍	؍
۸۲۴	آیات النساء ؍	؍
۸۲۵	نفض احمد صاحب	ضلع سیالکوٹ
۸۲۶	فیروز الدین صاحب	؍ ؍
۸۲۷	نظر احمد صاحب	؍ لائل پور
۸۲۸	عزیز احمد صاحب	؍ ؍
۸۲۹	تومن بی بی صاحبہ	؍ رہتک
۸۳۰	محمد صاحب	؍ گجرات
۸۳۱	اہلیہ محمد صاحب	؍ ؍
۸۳۲	اللہ بخش صاحب	؍ ؍
۸۳۳	منشی سردار خاں صاحب	میانوالی

جولائی ۱۹۲۶ء

نمبر	نام	مقام
۸۳۴	عبدالقادر صاحب	کشمیر
۸۳۵	مستری کالا صاحب	ضلع ہزارہ
۸۳۶	غلام سرور صاحب	؍ ؍
۸۳۷	سید اکبر شاہ صاحب	؍ ؍
۸۳۸	ملک امان خاں صاحب	؍ ؍
۸۳۹	گلاب صاحب	؍ ؍
۸۴۰	محمد حیات صاحب	؍ ؍
۸۴۱	محمد زمان خاں صاحب	؍ ؍
۸۴۲	محمد اکبر صاحب	؍ ؍
۸۴۳	غلام احمد صاحب	امرتسر
۸۴۴	محمد شفیع صاحب	سیالکوٹ
۸۴۵	عبداللہ صاحب	ضلع گجرات
۸۴۶	غلام شاہ صاحب	؍ جہلم
۸۴۷	عبدالغنی صاحب	؍ سیالکوٹ
۸۴۸	محمد عبدالغفور صاحب	بنگال
۸۴۹	ٹی۔ ایم شریف دین صاحب	کولمبو
۸۵۰	مہتاب بی بی صاحبہ	امرتسر
۸۵۱	فضل الدین صاحب	ضلع لاہور
۸۵۲	عبداللہ صاحب	ضلع ملتان
۸۵۳	فتح الدین صاحب	؍ ہوشیارپور
۸۵۴	شمیم حسین صاحب	؍ حصار
۸۵۵	فضل الٰہی صاحب	؍ ملتان
۸۵۶	سردار صاحب	؍ گوجرانوالہ
۸۵۷	بھری بی بی صاحبہ	؍ ؍
۸۵۸	عالم بی بی صاحبہ	؍ ؍
۸۵۹	عطا محمد صاحب ٹھیکیدار	؍ ؍
۸۶۰	شیخ فقیر محمد صاحب	ریاست مالیرکوٹلہ
۸۶۱	اہلیہ صاحبہ فقیر محمد صاحب	؍ ؍
۸۶۲	دختر فقیر محمد صاحب	؍ ؍
۸۶۳	پسر فقیر محمد صاحب	؍ ؍
۸۶۴	؍ ؍ ؍ ؍ ؍	؍ ؍
۸۶۵	محمد ابراہیم صاحب	ضلع گجرات
۸۶۶	میاں الھڈنو صاحب	ضلع نوابشاہ
۸۶۷	اہلیہ صاحبہ میاں الھڈنو صاحب	؍ ؍
۸۶۸	قادر صاحب	؍ ؍
۸۶۹	گل حسن صاحب	؍ ؍
۸۷۰	شفیع محمد صاحب	؍ ؍
۸۷۱	شرم خاتون صاحبہ	ضلع نوابشاہ
۸۷۲	اہلیہ صاحبہ علی بخش صاحب	؍ ہوشیارپور
۸۷۳	غلام حسین صاحب	؍ ؍
۸۷۴	نعمت بی بی صاحبہ	؍ ؍
۸۷۵	بشیرہ بیگم صاحبہ	؍ ؍
۸۷۶	عبدالرشید صاحب	بنگال
۸۷۷	منشی نظام الدین صاحب	؍
۸۷۸	زوجہ نظیر احمد صاحب چودہری	؍
۸۷۹	نبی بخش صاحب	کشمیر
۸۸۰	احمد وارث	ضلع خوشاب
۸۸۱	سردار محمد احمدی	؍ ملتان
۸۸۲	امانت علی شاہ	؍ سرگودھا
۸۸۳	محمد صادق صاحب	؍ ؍
۸۸۴	خدیجۃ الکبریٰ صاحبہ	؍ مونگھیر
۸۸۵	شیخ عبدالرزاق صاحب	؍ میسور
۸۸۶	سید عباس حسین صاحب	؍ ؍
۸۸۷	سردار احمد خانصاحب	؍ بیلی بھیت
۸۸۸	احمد صاحب	ریاست کپورتھلہ
۸۸۹	سید محمد ابراہیم صاحب	؍ بہاولپور
۸۹۰	اہلیہ منشی سردار محمد صاحب	؍ ؍
۸۹۱	عبدالمجید صاحب	؍ گلبرگہ
۸۹۲	چوہدری پھول الدین صاحب	ضلع سیالکوٹ
۸۹۳	ماہی صاحب	؍ ؍
۸۹۴	پیراندتا صاحب	؍ ؍
۸۹۵	اللہ بخش صاحب	؍ ؍
۸۹۶	فضل الدین صاحب	؍ ؍
۸۹۷	غلام رسول صاحب	؍ ؍
۸۹۸	عمر الدین صاحب	؍ ؍
۸۹۹	ایم۔ اے نیاز صاحب	ڈیرہ اسماعیلخاں
۹۰۰	محمد فیروز خاں صاحب	کراچی
۹۰۱	راجہ خاں صاحب	ضلع گجرات
۹۰۲	اہلیہ بھنبو خاں صاحب	؍ ہوشیارپور
۹۰۳	اہلیہ اللہ دتا صاحب	؍ منٹگمری
۹۰۴	اہلیہ صاحبہ چوہدری نعمت خانصاحب	؍ کانگڑہ
۹۰۵	بنت ؍ ؍ ؍ ؍	؍ ؍
۹۰۶	داماد چوہدری بدر دین صاحب	؍ گورداسپور
۹۰۷	راجا خاں صاحب	ٹانگو
۹۰۸	ہاجرہ صاحبہ	مالابار
۹۰۹	پی محمد صاحب	؍
۹۱۰	میاں احمد صاحب	نوابشاہ سندھ
۹۱۱	میاں مولڈینو صاحب	؍ ؍
۹۱۲	بچل صاحب	؍ ؍
۹۱۳	محمد ہاشم صاحب	؍ ؍
۹۱۴	ارباب خاتون صاحبہ	؍ ؍
۹۱۵	رسول بخش صاحب	؍ ؍
۹۱۶	اہلیہ میاں احمد صاحب	؍ ؍
۹۱۷	اہلیہ میاں مولڈینو صاحب	؍ ؍
۹۱۸	عظیمہ خاتون صاحبہ	؍ ؍
۹۱۹	مائی سبھائی صاحبہ	؍ ؍
۹۲۰	رحمت خاتون ؍	؍ ؍
۹۲۱	اخوند قادر بخش صاحب	؍ ؍
۹۲۲	اہلیہ ؍ ؍ ؍	؍ ؍
۹۲۳	لعل بخش صاحب	؍ ؍
۹۲۴	اہلیہ ؍ ؍	؍ ؍
۹۲۵	فاطمہ صاحبہ	؍ ؍
۹۲۶	گاجی خاں صاحب	؍ ؍
۹۲۷	بہادر خاں صاحب	؍ ؍
۹۲۸	ماکن خاں صاحب	؍ ؍
۹۲۹	اہلیہ ؍ ؍ ؍	؍ ؍
۹۳۰	فضل خاں صاحب	؍ ؍
۹۳۱	محبت خاں صاحب	؍ ؍
۹۳۲	احمد صاحب	؍ ؍

اگست ۱۹۲۶ء

نمبر	نام	مقام
۹۳۳	حکیم عبدالعزیز صاحب	امرتسر
۹۳۴	اہلیہ حکیم ؍ ؍	؍
۹۳۵	بنت ؍ ؍ ؍	؍
۹۳۶	فرزند ؍ ؍ ؍	؍
۹۳۷	؍ ؍ ؍ ؍ ؍	؍
۹۳۸	مشتاق احمد صاحب	ضلع ملتان
۹۳۹	علم الدین صاحب	؍ گورداسپور
۹۴۰	احمد خانصاحب	؍ گجرات
۹۴۱	محمد بی بی صاحبہ	؍ ؍
۹۴۲	اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب	؍ ہزارہ
۹۴۳	عبدالرحمٰن خانصاحب	بلگام
۹۴۴	عبدالصمد خاں صاحب	؍
۹۴۵	اہلیہ میاں محمد بشیر صاحب	شملہ
۹۴۶	محمد یٰسین صاحب	ضلع ہزارہ

پیٹنٹ بہرا پن (رجسٹرڈ)

کم سننے کان بجروں یا بچوں کے بہنے۔ درد۔ بھاری پن۔ ورم۔ خشکی۔ کھجلی۔ سنسناہٹ۔ آوازیں بجنے۔ پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی مفید دنیا پر صرف ایک اکسیر اور بے خطا دوا طبیب اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کرامات ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ تین شیشی ایک ساتھ منگانے پر محصولڈاک معاف۔ بادشاہی منجن۔ مسوڑوں سے خون جانے۔ درد۔ پانی لگنے۔ اور دانت کی ہر ایک تکلیف پر مجرب دوائی ہمیشہ استعمال کے قابل ہے فی شیشی ۱۲ بدر دھوکہ بازوں ٹھگوں سے ہوشیار رہ۔ مرض دمہ کا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ اپنا پتہ صاف لکھئے۔ پتہ

کان کی دوا۔ طبیب اینڈ سنز پیلی بھیت (یو۔پی)

طاقت کی مشہور و معروف دوائی

سلاجیت خالص

قیمت فی چھٹانک دو روپے بارہ آنے۔ آدھ پاؤ پانچ روپے پاؤ بھر نو روپے۔ معہ محصولڈاک۔

پتہ

حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی

محلہ قلعہ امرتسر

اپنے دانتوں کی حفاظت کرو

بخشی بہرا منجن

کے استعمال سے دانتوں کا ہلنا۔ درد کرنا۔ گوشت خورے کا لگنا۔ مسوڑوں کا پھولنا۔ خون۔ پیپ کا آنا۔ پانی لگنا۔ منہ سے بدبو کا آنا وغیرہ چند روز میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل آرام ہو جائیگا۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت جو فوائد کے لحاظ سے بالکل کم ہے۔ فی شیشی کلاں ۱۴ خورد ۲ر۔ قیمت اور محصولڈاک کیلئے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

سرمہ خاص

جو آنکھوں کی ہر مرض دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ پڑبال۔ آنکھ سے پانی آنا سرخی آنکھ وغیرہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مفید ہے۔ اس کے استعمال سے عینک چھوٹ جاتی ہے۔ باوجود اس قدر فوائد کے قیمت بالکل معمولی۔ یعنی فی شیشی کلاں ۱۲ر۔ خورد ۶ر محصول بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

چوہدری اللہ بخش مستری ہال بازار امرتسر

وطن منزل قادیان ضلع گورداسپور

لاکھ روپیہ کا ہنر صرف پانچ روپیہ میں سیکھو

ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ آج تک صابون سازی پر ہمارے رسالہ صابون سازی جیسی نادر اور نایاب کتاب نہیں چھپی۔ جو پھر دوبارہ چھپکر تیار ہے۔ جس کی قیمت دوستوں کے اصرار پر بجائے دس روپیہ کے اب صرف پانچ روپیہ کر دیگئی ہے جس میں تمام قسم کے دیسی صابون بذریعہ بھٹی اور بطریق سرد بنانا بالکل نرالے اور سہل ترکیب سے فوراً بنکر چند گھنٹوں میں قابل فروخت ہو جانے درج ہیں۔ اسی طرح اعلیٰ انگریزی صابون اور سلائٹ وغیرہ کے تجربہ شدہ نسخے لکھے گئے ہیں۔ اگر دیسی صابون نہایت اعلیٰ فی روپیہ چار سیر نہ بنے یا عمدہ صابون ۵ سے ۸ سیر فی روپیہ تیار نہ ہوں۔ اور ایک صحیح الدماغ اور مستقل مزاج انسان کئی من صابون روزانہ نہ بنائے۔ اور سینکڑوں روپے ماہوار کمانے کے لائق نہ ہو جائے تو پانچ سو روپیہ جرمانہ لو۔ کون ہے۔ جسے صابون کی ضرورت نہیں۔ اس لئے اگر تجارت مدعا نہ ہو۔ تو بھی اس کا سیکھنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ اصل کیمیا یہی ہے۔ جو آج صرف پانچ روپیہ میں یعنی مفت سکھلائی جارہی ہے۔ بعض نے گلیسرین سوپ کی مشین دریافت کی ہے۔ سو گذارش ہے۔ کہ ہیں ۵۰۰ روپیہ میں انعامی مشین ساتھ مفت دیکر اپنا ایمان ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اس جگہ آکر سیکھنے کی فیس صرف بیس روپے۔ مزید خط و کتابت کے لئے جوابی خط ضروری ہے۔

پتہ تبدیل

محمد صدیق مینجر سکول صابون سازی

۳۲ میکلوڈ روڈ لاہور

رشتہ کی ضرورت

ایک مخلص احمدی بھائی کیلئے جو محکمہ نہر میں مبلغ ۲۷/- روپے ماہوار تنخواہ پاتے ہیں۔ علاوہ ازیں زمینداری کی آمد بھی رکھتے ہیں۔ عمرہ ۲ سال کے ہے۔ والدین فوت شدہ ہیں رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرمائیں۔

میاں محمد اشرف سب اسسٹنٹ سرجن قلعہ دام کور براستہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

موٹر چلانا سیکھو

موٹر کا کام سیکھ کر اچھی تنخواہ مل سکتی ہے۔ اور اپنی موٹر پر پچاس روپے یومیہ تک کمایا جا سکتا ہے۔ ہمارے ہاں مکمل کام بہت جلد سکھا کر سرکاری لائسنس دلایا جائیگا۔ بورڈنگ کا انتظام ہے۔ ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر قواعد موٹر ڈرائیوری جلد طلب کریں۔

سٹی کالج نئی سڑک۔ دہلی

آنکھ کی بے نظیر دوائی

خدا کے فضل سے آنکھ کے ہر مرض کے لئے مفید ہے۔ امتحان شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ نمونہ کا پیکٹ ایک آنہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

محمد احمد اینڈ کمپنی قادیان

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ وار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ممالک غیر کی خبریں

ـــــ استنبول میں دو گھروں کے پانچ آدمی اس جرم میں پکڑے گئے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کے قتل پر سوگ کر رہے تھے جو سازش کے سلسلہ میں مارے گئے ہیں۔ حلب کا اخبار "وقت" اطلاع دیتا ہے۔ کہ گو یہ خبریں ترکی اخبارات میں نہیں چھپ رہیں۔ مگر معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکی میں مقتولین کے لئے گھر گھر سوگ کیا جا رہا ہے۔ اور تمام حلقوں میں رنج والم کے آثار نظر آتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اس تشدد سے سازش کی قوتیں دبی نہیں ہیں۔ بلکہ اور زیادہ ابھر آئی ہیں۔ اور اب کمال پاشا کی جان کی بہت حفاظت کی جا رہی ہے ✤

ـــــ شکاگو۔ ٹریبون خبر دیتا ہے۔ کہ امریکہ سے دو تبلیغی وفد عربی ممالک میں تبلیغ کا کام کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک عراق اور ایک ساحل خلیج فارس کے علاقوں میں کام کرے گا ✤

ـــــ نائلہ خانم ترکی کی پہلی خاتون ہیں۔ جو ہوائی جہاز چلانا سیکھنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انہوں نے تحسین بے کے ساتھ ہوائی جہاز میں چالیس میل کا سفر کیا۔ ابھی تک محکمہ ہوائی نے یہ کام سیکھنے کی اجازت انہیں نہیں دی۔ لیکن غالباً اجازت دے دی جائیگی۔ قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ نائلہ خانم ایک دولتمند خاتون ہیں۔ اور محض شوق کے لئے یہ کام سیکھنا چاہتی ہیں ✤

ـــــ لنڈن ۱۳۱ اگست۔ کارز کے مقام پر ایک لڑکی اور ایک لڑکا موٹر سے گر کر ریلوے کی پٹڑی پر جا پڑے۔ ٹرین ان کے اوپر سے گذر گئی۔ دونوں مجروح ہو گئے۔ لیکن جان سے بچ گئے ✤

ـــــ طہران ۳۱ اگست۔ مجلس نے ایک خفیہ اجلاس میں وزیر اعظم پر اظہار اعتماد کی قرارداد منظور کی۔ مشرقی افواج کے سالار اعظم جان محمد خان صاحب کو جنہیں شاہ کے سفر خراسان کے وقت گرفتار کر لیا گیا تھا رہا کر دیا گیا ہے ✤

ـــــ لنڈن ۳۱ اگست۔ آج دارالعوام میں رائٹ آنریبل ویکاؤنٹ سینڈن نے سوال کیا۔ کہ آیا ہندوستان کی حکومت نے اس امر کی پیش بندی کی ہے یا نہیں۔ کہ پھر کوئی شخص اس کے احکام کو اس طرح نہ ٹھکرا سکے۔ جس طرح پنڈت مالوی اور ڈاکٹر مونجے نے حکومت بنگال کے فیصلہ کو ٹھکرا دیا تھا۔ ارل ونٹرٹن نے جواب دیا۔ کہ حکومت کے افعال حالات کی رو پر موقوف ہیں۔ اور تاریخ اعادہ نہیں کیا کرتی۔ اور مجھے ذرا شک نہیں۔ کہ اس واقعہ کے حاصل کردہ اسباق سے آئندہ فائدہ اٹھایا جائے گا ✤

ـــــ قاہرہ یکم ستمبر۔ سلطان محمد وحید الدین کی اہلیہ نے دریائے نیل میں غرق ہو کر اپنے مصائب کے خاتمہ کی کوشش کی۔ لیکن انہیں بچا لیا گیا۔ آپ مصر اس وقت تشریف لائی تھیں۔ جب سلطان ترکی سے رخصت ہوئے تھے۔ انگورہ سے جو پنشن آپ کو ملتی تھی۔ وہ گذشتہ تین ماہ سے نہیں آئی تھی۔ اور حال میں ایک خیراتی انجمن نے آپ کو اپنے ہاں پناہ دی تھی ✤

ـــــ لنڈن یکم ستمبر۔ تخمینہ لگایا گیا ہے۔ کہ ۵۰ ہزار کانکن اپنے کام پر واپس آ گئے ہیں ✤

ـــــ لنڈن ۲ ستمبر۔ آئندہ جمعہ سے ٹولون اور مارسیلز کے درمیان ہوائی جہازوں کی آمد و رفت کا سلسلہ قائم ہو جائیگا تاکہ ہندوستان اور آسٹریلیا سے انگلستان جانے والے جا سکیں ✤

ـــــ رگبی ۲ ستمبر۔ قاہرہ اور کراچی کے درمیان ہوائی جہازوں کی پندرہ روزہ آمد و رفت کے سلسلہ میں جو یکم جنوری سے شروع ہو جائے گی۔ انتظامات میں بہت ترقی ہو گئی ہے۔ ڈھائی ہزار میل کا اب تک تجربہ ہو چکا ہے۔ جہازوں کے اترنے کے لئے اور مسافروں کے ٹھہرنے کے لئے راستہ میں مکانات کی تعمیر کا کام بھی شروع ہو گیا ہے ✤

ـــــ بیارض یکم ستمبر۔ شہزادہ ویلس اور شہزادی بیٹرس آف سپین کی بار بار آمد اور ملاقات سے اس افواہ کو پھر تقویت پہنچی ہے۔ کہ دونوں باہم منسوب ہو گئے ہیں۔ باخبر حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ عنقریب اس قسم کا اعلان ہو جائیگا ✤

ـــــ لنڈن ۲ ستمبر۔ دنیا کا بلند ترین طیارہ خانہ جو ۲۳ م فٹ بلند ہے۔ بمقام انسبرک تیار ہو رہا ہے۔ جو طیارے یا ہوائی جہاز کوہستان ایلپس کے ملکوں کو جائیں گے۔ وہ یہاں ٹھہرا کریں گے ✤

ـــــ لنڈن ۲ ستمبر۔ تازہ ترین اطلاع زلزلہ جزیرہ فیال کے متعلق یہ ہے۔ کہ بارہ آدمی ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہوئے۔ اور ۶۰۰ مکان تباہ ہو گئے ✤

ہندوستان کی خبریں

اسمبلی میں ڈاکٹر ڈولیباس کی قرارداد پر دلچسپ مباحثہ ہوا۔ جس میں تجویز پیش کی گئی تھی۔ کہ عورتوں پر سے یہ قید اٹھا دینی چاہیئے۔ کہ وہ اسمبلی کی رکنیت حاصل نہیں کر سکتیں ✤

مسٹر یعقوب نے اس قرارداد کی مخالفت کی۔ مسٹر رنگا چاریہ اور مسٹر جوشی۔ مسٹر ٹی۔ داس۔ پنڈت شام لال۔ مسٹر عبد القیوم اور ڈاکٹر گور نے مخالفت میں تقریریں کیں۔ مسٹر ہیگ نے اعلان کیا۔ کہ اگر یہ قرارداد منظور کر لی جائے گی۔ تو حکومت آئندہ انتخابات عامہ سے پہلے قواعد مرتب کرے گی ✤

عملی طور پر یہ قرارداد صرف ان صوبوں میں عورتوں پر سے اس قید کو اٹھائے گی۔ جن صوبوں میں انہیں حق رائے دہندگی حاصل ہو گیا ہے۔ سرکاری ارکان غیر جانبدار رہے۔ لیکن غیر سرکاری ارکان رائے دہندگی میں آزاد تھے۔ آخر میں یہ قرارداد نوے کے مسرت کے درمیان اور بلا تقسیم آراء منظور ہو گئی ✤

ـــــ کلکتہ ۲۹ اگست۔ آج کے جلسہ آل انڈیا سنسکرت کانفرنس میں ایک تجویز اس مضمون کی پاس کی گئی۔ کہ جہاں تک ہندوؤں کا تعلق ہے۔ سنسکرت زبان کی تعلیم تمام یونیورسٹیوں میں لازمی ہونی چاہیئے۔ اور حق رائے دہندگی کے متعلق پنڈتوں کا وہی درجہ ہونا چاہیئے۔ جو رجسٹرڈ گریجوایٹوں کا ہے ✤

ـــــ رانچی ۲ ستمبر۔ ۱۸ اگست سے دریائے مہاندی برہمنی و دیگر دریاؤں میں عظیم سیلاب آنے کی وجہ سے ان دریاؤں کے بند ٹوٹ گئے ہیں۔ اور اضلاع کٹک۔ بلاشورہ پوری کے دیہات میں پانی بھر جانے سے فصلیں تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔ ضلع کٹک کے تھانہ گووندپور کے موضع کورکوڑہ میں یہ سیلاب قیامت خیز ثابت ہوا ہے۔ ۹۶ کس سیلاب کے نذر ہو چکے ہیں۔ اکثر مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔ مقامی حکام سیلاب کی روک تھام میں بسرعت مصروف ہیں ✤

ـــــ کلکتہ یکم ستمبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ مہاراجہ دربھنگہ کے محل میں چوری ہو گئی۔ تین انگوٹھیاں جن کی قیمت ۴۸ ہزار روپیہ بتلائی جاتی ہے چرائی گئی ہیں۔ ایک انگوٹھی ۲۰ ہزار روپیہ کی تھی ✤

ـــــ مسٹر نرسنگھ راؤ کا الہ آباد میں انتقال ہو گیا۔ مسٹر نرسنگھ راؤ نابھ کے وزیر اعظم تھے۔ نابھ سے مسٹر نرسنگھ راؤ اندور گئے۔ اور وہاں ان کا تقرر بحیثیت وزیر امور خارجیہ کیا گیا۔ تھوڑے عرصہ کے دنوں بعد وزیر اعظم کا عہدہ ان کو پیش کیا گیا ✤

ـــــ شملہ ۲ ستمبر۔ پورٹ ڈارون کی اطلاع مظہر ہے کہ ہوا باز کاہیم ۹ ستمبر کی شام کو کلکتہ پہنچ جانے کیلئے طیاریاں کر رہا ہے۔ اور اس کا ارادہ ہے کہ ۱۰ ستمبر کو صبح کے وقت روانہ ہو کر الہ آباد ہوتا ہوا دہلی پہنچے۔ وہ ۱۱ ستمبر کی صبح کو براہ بہاولپور کراچی جائے گا۔ اور وہاں سے ۱۲ ستمبر کو بندر عباس کی طرف روانہ ہوگا ✤

ـــــ امرتسر ۲ ستمبر۔ موٹر کے ایک حادثہ کی وجہ سے میر مقبول رکن پنجاب کونسل کی پیشانی پر سخت زخم آئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ترن تارن جاتے ہوئے میر صاحب یکایک ایک گڑھے میں گر گئے۔ اور موٹر الٹ گئی۔ جس کی وجہ سے وہ زخمی اور بیہوش ہو گئے ✤

وفد نمبر ۲ کے متعلق اعلان

وفد نمبر ۲ متعینہ علاقہ سیالکوٹ جموں کا دورہ تا اطلاع ثانی معرض التوا میں رہیگا۔ کیونکہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی حضرت اقدس کے خاص ارشاد کے ماتحت کچھ دنوں کے لئے ضلع گوجرانوالہ میں ایک خاص کام پر لگائے گئے ہیں۔ اور ہمارے پاس کوئی اور آدمی

(منشی عبد الرحمن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)